REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۷ ظہور ۱۳۳۷ ہش | ۷ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

ملک کے متعدد لیڈروں اور ذمہ وار حکام کی شمولیت

محترم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۰ جولائی کو جماعت ہائے انڈونیشیا کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ استقبالیہ پارٹی اور تبلیغی اجتماع میں ملک کی اہم جماعتوں کے لیڈر، سول و فوجی افسران، نمائندگان پریس اور معززین شہر نے شرکت کی۔ احباب جماعت نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے انڈونیشیا تشریف لانے کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مشرق قریب کے ملکوں کو ہر قسم کے دفاعی سمجھوتوں سے آزاد کر دیا جائے

معاہدوں کے خلاف عراقی وزیر خارجہ کا بیان

دارالسلام ۶ اگست۔ عراق کی نئی حکومت کے وزیر خارجہ مسٹر عبدالجبار کا ایک بیان پولینڈ کی خبر رساں ایجنسی نے جاری کیا ہے جس میں موصوف نے کہا۔ عراق کی خواہش یہ ہے کہ مشرق قریب کے ممالک کو کسی بھی معاہدے (پیکٹ) میں شامل نہ کیا جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جب اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام سربراہوں کی کانفرنس ختم ہو جائے تو پھر مشرق قریب کو ہر قسم کے معاہدوں سے آزاد کر دیا جائے۔ کیونکہ یہی واحد ذریعہ ہے جس سے مشرق قریب میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہم صرف اس معاہدے کے رکن ہو سکتے ہیں جس میں دنیا بھر کے عوام شامل ہوں۔ آخر میں وزیر خارجہ نے کہا میرے خیال میں ہماری غیر جانبداری سے امن عالم کی بہت بڑی خدمت ہو سکتی ہے۔

عراق سے ایران کا احتجاج

تہران ۶ اگست۔ حکومت ایران نے بغداد میں متعین اپنے سفیر کو ہدایات بھیجی ہیں کہ حکومت عراق سے خلیج فارس کو خلیج عرب کا نام دینے کے فیصلہ کے خلاف شدید احتجاج کیا جائے۔

لبنان کی کابینہ مستعفی ہو گئی

بیروت ۶ اگست۔ وزیر اعظم سامی الصلح نے آج اپنی حکومت کا استعفیٰ صدر کمیل شمعون کو پیش کر دیا۔ لبنان کے وزیر تعلیم فرید قزمانے کابینہ کے اجلاس کے بعد اعلان کیا تھا کہ وزیر اعظم سامی الصلح کی کابینہ عملاً مستعفی ہو گئی ہے۔

۱۹۵۶ء کے امتحان میٹرک میں پشاور یونیورسٹی میں تھرڈ پوزیشن حاصل کی تھی۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی شاندار کامیابی سے نوازے اور اسے سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

صوفی غلام محمد ہیڈ کلرک
پولیٹیکل ایجنٹ آفس پاراچنار

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ اگست۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت میاں صاحب موصوف تاحال بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

بل ہائے ماہ جولائی ۱۹۵۸ء

ایجنٹ صاحبان الفضل کی خدمت میں ماہ جولائی کے بل ارسال کر دیئے گئے ہیں ہمیں امید ہے کہ ایجنٹ صاحبان ان بلوں کی رقوم حسب قواعد ۱۰ اگست تک دفتر الفضل میں پہنچا کر ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

مینیجر الفضل

شمیم اختر صاحبہ کی ایم۔ اے فائنل (انگریزی) میں نمایاں کامیابی

یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی

خواجہ محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر پشاور کی صاحبزادی شمیم اختر صاحبہ نے پشاور یونیورسٹی کے ایم۔ اے فائنل (انگریزی) کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ آپ یونیورسٹی بھر میں اول قرار دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آپ کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ایک اور احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

طاہرہ نسرین بنت مرزا نشاط احمد صاحب فاروقی آف پشاور شہر نے امسال پشاور یونیورسٹی سے ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) کے امتحان میں ۵۰۹/۶۵۰ نمبر لے کر طالبات میں اول اور یونیورسٹی بھر میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس بچی نے سال

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۸ء

عیسائیوں کا جوشِ تبلیغ

ذیل میں ہم "صدق جدید" کی اشاعت ۱۸ جولائی ۱۹۵۸ء سے ایک پنجابی عہدیدار کا مراسلہ نقل کرتے ہیں۔ فهو هذا

"دو چار مہینے کی بات ہے کہ لندن میں ایک ملاقات کے دوران پروفیسر آربری آف کیمبرج نے فرمایا کہ "مسلمانوں کے ہاں آج علمی جدوجہد اس لئے مفقود ہے کہ علمی کام کرنے والوں کی مالی حالت غیر یقینی ہوتی ہے۔ ان کے ہاں چیریٹیبل انجمنیں ناپید ہیں۔ جو ان لوگوں کی امداد کر سکیں۔ اور انہیں زندگی کی ضروریات سے اطمینان دلا سکیں۔ تاکہ یہ لوگ یکسوئی سے کام کر سکیں۔ انگلستان اور امریکہ میں علمی کام کرنے والوں کی مالی حالت نسبتاً بہت بہتر ہے۔ اور کئی ایک ادارے ایسے ہیں جو خیرات اور وظائف پر چل رہے ہیں۔"

میں جب اس بات پر غور کرتا ہوں تو مجھے یہ بات بالکل درست معلوم ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حقیقت نہ صرف علمی دنیا سے تعلق رکھتی ہے بلکہ مذہبی زندگی پر بھی اس کا گہرا اثر ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کی غربت نے ان کے ایمان کو متزلزل کر دیا ہے اور مسلمانوں کی اس غربت کو دیکھ کر عیسائی مشنریوں نے اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں۔ اب میں آپ سے عرض کروں کہ اس کا تدارک ہمارے ہاں کبھی بھی ہوتا نظر نہیں آتا۔ گزشتہ سال ایک واقعہ قندیل میں چھپ کر بھی تھا۔ یہ جب کی بات ہے کہ میں بہاولپور میں تھا معلوم نہیں آپ کی نظر سے یہ واقعہ گزرا یا نہیں۔ میں اسکو پھر دوہرائے دیتا ہوں۔ کہ آپ تک پہونچانا اس کا اصلی مقصد تھا

"ایک روز امریکنوں نے اعلان کیا۔ کہ گھی مفت تقسیم کیا جائے گا۔ یہ اعلان سنکر غریب مسلمان وہاں پہنچ گئے۔ ایک نوجوان عورت کے گلے میں تعویذ تھا۔ گھی دیتے وقت پادری نے پوچھا یہ کیا ہے عورت نے جواب دیا کہ تعویذ ہے۔ اس نے بغیر پوچھے گلے سے اتار کر کھول دیا۔ اس میں سے کچھ نہ نکلا۔ پھر جیب سے چاندی کی صلیب نکال کر اس دھاگے میں پرو دی کہ یہی پہنا کرو تمہاری سب بلائیں دور ہو جائیں گی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اب ہر روز چھ سات صلیبیں مسلمانوں کے گلے میں پہنا دی جاتی ہیں۔ ان کو پینے کے لئے پاؤڈر دودھ اور کھانے کے لئے امریکن گھی دیا جاتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سودا مہنگا ہے"

جب معاشرے کی مالی حالت درست نہ ہو۔ تو عدم اعتماد زندگی میں غیر یقینی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خود اعتمادی کے تاروں کو ڈھیلا کر کے ایمان سے منحرف کر دیتی ہے۔ ہمارے اصحاب علم و فن اس لئے تنگ دو زیادہ نہیں کر سکتے کہ ان کے پاس اپنے ہنر کو فروغ دینے کے لئے اثاثہ نہیں ہوتا۔ کہ ضروریات زندگی سے بے فکر ہو کر اطمینان سے کام کر سکیں۔ یہی حال مذہب کا ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ غربت میں اللہ بہت یاد آتا ہے یا اسلام تو اب غریبوں میں ہی رہ گیا ہے۔[ا] امیروں کی حرکتیں غیر اسلامی ہوں تو ہوں، مگر یہ مرتد نہیں ہوتے۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں کسی بھی مذہبی ادارے کی توجہ اس طرف مبذول نہیں ہوتی۔ سب کے سب انتخابات لڑنے کے مشغلہ میں مصروف ہیں۔ جو مقامات پر گرجے نہیں تھے۔ وہاں اب گرجے بن گئے ہیں بلکہ بڑے بڑے مشن قائم ہو گئے ہیں۔ زیادہ تر روپیہ امریکنوں کا ہی صرف ہو رہا ہے۔

جو مسلمانوں کو اپنے متعلق اور بھی بہت سی خوش فہمیاں ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان خواہ کچھ بھی ہو جائے اپنا مذہب نہیں بدلتا۔ مگر اس حقیقت کو کیا کہیئے کہ اپنے دیکھتے دیکھتے ہی ایک ڈاکٹر سراج الدین۔ جوش فضل الدین پروفیسر اسمٰعیل ظفر اقبال ظفر پیدا ہو گئے ہیں ..... آخر کیوں؟

نہ معلوم مودودی کیا ہوئے اور قادیانی کہاں گئے؟ جہاں اپنی ہی تبلیغی جماعتوں کا یہ حال ہو۔ وہاں غیروں کا کیا گلہ! یہ لوگ سرمایہ اکٹھا کرتے ہیں تو انتخاب لڑنے کے لئے۔ یا للعجب۔

اس وقت یہ تلخ حقیقت ان لوگوں تک آپ کے توسط سے پہونچانا مقصود ہے۔ شائد قلب کے کسی کونے سے اسلام کا درد ابھر آئے۔"

"پنجابی عہدیدار"

اس میں مسلمانوں کی بے حسی اور عیسائیوں کے جوش تبلیغ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ صحیح ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے متعلق جو مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ البتہ مودودی صاحب شروع ہی سے سیاست کی طرف مائل رہے انہیں تبلیغ اسلام سے کوئی عملی دلچسپی نہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ علی الاعلان سیاست سے اپنے آپ کو الگ اور صرف تبلیغ تک اپنی سرگرمیاں محدود رکھتی ہے۔

عام مسلمانوں میں عیسائی کیوں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں صحیح اسلامی تعلیمات نہیں پھیلائی جاتیں اور وہ بھی امتداد زمانہ سے ویسے ہی توہم پرست بن گئے ہوئے ہیں جیسا کہ عیسائی ہیں۔ اور ہمارے اہل علم حضرات نہ تو خود انہیں اسلامی تعلیمات سے واقف کرتے ہیں۔ اور نہ کسی کو کرنے دیتے ہیں بلکہ وہ اپنے عقائد ایسے ظاہر کرتے ہیں۔ جو عیسائیوں کی تائید کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری صعود اور نزول وغیرہ۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ وہ ہر جگہ عیسائی مشنریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ نہ صرف عیسائی ممالک میں بلکہ اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان اور بھارت میں بھی۔ البتہ پاکستان اور بھارت میں ہمارے راستہ میں خود اکثر مسلمان اہل علم حضرات ہی روک بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور نہ خود کچھ کرتے ہیں اور نہ ہمیں تبلیغ کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ عیسائیوں کو ہمارے خلاف ابھارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے احرار اور مودودی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ چنانچہ عیسائی لیڈر ظفر اقبال وغیرہ سے بیان لے کر یا بنا کر احمدیوں کے خلاف شائع کرنے سے بھی پرہیز نہیں کی جاتی خیر ہم اپنی سی کئے چلے جائیں گے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہم ضرور ایک نہ ایک دن عیسائیوں کو مجبور کر دیں گے۔ کہ وہ تمام دنیا میں اپنے مشن بند کر دیں۔ انشاء اللہ اس میں ضرور کامیابی ہوگی*

ا؎ یہ بھی اپنی جگہ درست ہے لیکن دوسری حدیث میں یہ مضمون بھی آیا ہے۔ کہ شدت افلاس سے نوبت کفر تک آجاتی ہے۔ صدق

شکریہ احباب

— از صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب سلمہ اللہ —

دوستوں اور احباب کی طرف سے میرے پاس بھی کثرت سے خطوط اور تاریں افسوس و ہمدردی کی آرہی ہیں۔ چونکہ اس وقت میری حالت ایسی نہیں۔ کہ ان کا فرداً فرداً جواب دے سکوں۔ اس لئے الفضل کے ذریعہ سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس عظیم صدمہ کے وقت میرے ساتھ ہمدردی فرمائی۔

خاکسار مرزا رفیق احمد

ضروری تصحیح

مورخہ ۶ اگست کے پرچہ میں صفحہ ۲ کالم ۲ کے پہلے پیرا کی عبارت پریس میں خراب ہو جانے کی وجہ سے صاف نہیں پڑھی جا سکتی۔ لہذا وہ عبارت دوبارہ درج ذیل کی جاتی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

"بعض اہل علم حضرات نے اپنے خود ساختہ اصولوں کو داخل کر کے ایسا بھیانک رنگ دے دیا ہے کہ یہ بہت مشکل ہو گیا ہے کہ دوسروں کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا جا سکے۔ ان لوگوں نے اسلام کی سادہ، مطابق فطرت اور انسانی عقل کو اپیل کرنے والی تعلیمات کے گرد ایسی باڑیں لگا رکھی ہیں جن سے اغیار پہلی ہی نظر میں ٹھٹھک جاتے ہیں۔ چنانچہ دشمنان اسلام نے مغربی زبانوں میں انہی اہل علم حضرات کی خود ساختہ توجیہات کی بناء پر وسیع پیمانہ پر اسلام کے خلاف ایک مہم جاری کر رکھی ہے۔ جس سے عوام بدک جاتے ہیں اور اسلام کو ایک خونریز دین خیال کرتے ہیں"

ہماری بھاوجہ صاحبہ کا انتقال

اور

احباب کرام کا شکریہ

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

ہماری بھاوجہ صاحبہ سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ کی وفات کو جماعت میں جس رنگ میں محسوس کیا گیا ہے وہ ان کی غیر معمولی ہر دل عزیزی اور نیکی اور تقویٰ کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ ہر چند کہ گزشتہ چند دن سے ان کی بیماری کے متعلق الفضل میں اعلانات چھپ رہے تھے اور بیماری کے تشویشناک پہلو کے متعلق بھی اشارات کافی واضح تھے پھر بھی ان کی وفات کی خبر ایک اچانک صدمہ کے رنگ میں محسوس کی گئی۔ جس نے اس کی تلخی کو بہت بڑھا دیا۔ مگر اس حادثہ کا زیادہ تلخ پہلو یہ ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے اور کسی قدر نامکمل اطلاعات کی بنا پر مرحومہ کے زندگی بھر کے رفیق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی جو اس وقت نخلہ میں تشریف رکھتے تھے ان کی زندگی میں مری نہیں پہنچ سکے اور یہ حسرت دونو کے دلوں میں رہی ہوگی کہ اس دنیائے ناپائیدار میں ان کی آخری ملاقات نہیں ہو سکی۔ اور حضرت صاحب تیز سفر کرنے کے باوجود وفات سے چار پانچ گھنٹے کے بعد مری پہنچے۔

حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ مرحومہ کا نکاح اکتوبر ۱۹۰۲ء میں بمقام رڑکی ہوا تھا۔ جہاں ان کے والد محترم حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحومؓ جو قدیم صحابہ میں سے تھے ان ایام میں متعین تھے اس تقریب میں حضرت خلیفہ اولؓ بھی شامل ہوئے اگلے سال یعنی اکتوبر ۱۹۰۳ء میں بمقام آگرہ آپکا رخصتانہ ہوا (الفضل کی یہ رپورٹ کہ شادی ۱۹۰۵ء میں ہوئی تھی بعد کی تحقیق سے درست ثابت نہیں ہوئی) اس طرح حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ مرحومہؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ قریباً پچپن چھپن سال گزارے جو خدا کے فضل سے ایک بہت غیر معمولی زمانہ ہے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا بھی ایک لمبا موقعہ میسر آ گیا۔ اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی دوسروں کی نسبت زیادہ عطاء کی جن میں سے اس وقت خدا کے فضل سے سات لڑکے اور دو لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔ ان میں سب سے بڑے عزیزم مکرم مرزا ناصر احمد سلمہ ہیں اور سب سے چھوٹا عزیز مرزا رفیق احمد ہے جو ابھی تک زیر تعلیم اور قابلِ شادی ہے اور سیدہ مرحومہؓ کو بہت عزیز تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کے زخمی دلوں پر اپنی جناب سے مرہم کا پھایہ رکھے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

سیّدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ نہایت ملنسار۔ سب کے ساتھ بڑی محبت اور کشادہ پیشانی سے ملنے والی اور حقیقتہً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے گھر کی رونق تھیں اور حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد جماعت کی مستورات کا گویا وہی مرکز تھیں۔ کیونکہ عمر میں بھی وہ ہمارے خاندان کی سب خواتین میں بڑی تھیں اور طبیعت کے لحاظ سے بھی اس امتیاز کی اہل تھیں۔ بیشک ہماری بڑی ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی یہ وصف نمایاں طور پر حاصل ہے مگر وہ لاہور میں رُک جانے اور بعض الجھنوں میں پھنس جانے کی وجہ سے ربوہ کی مرکزیت میں عملاً حصہ دار نہیں بن سکیں اسلئے عملاً یہ فرض سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہؓ کے ذمہ ہی رہا لہٰذا ان کی وفات نے وقتی طور پر یقیناً ایک خلا سا پیدا کر دیا ہے جسے دُور کرنے والا خدا ہی ہے۔

سیّدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہؓ نے بہت بے شر طبیعت پائی تھی ان کے وجود سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی اور ان کا وجود ساری عمر اسی قسم کی معصومیت کا مرکز بنا رہا۔ نیکی اور تقویٰ میں بھی مرحومہؓ کا مقام بہت بلند تھا۔ غالباً یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہؓ کو جو عجیب نرچ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ملتا اُسے وہ سب کا سب چندہ میں دے دیتی تھیں اور اوّلین موصیوں میں سے بھی تھیں۔ جب تک روزوں کی طاقت رہی روزے رکھے اور بعد میں بہت التزام کے ساتھ فدیہ ادا کرتی رہیں۔ یہ انہی کی نیک تربیت کا اثر تھا کہ انکی اولاد خدا کے فضل سے نمازوں اور دعاؤں میں خاص شغف رکھتی ہے۔ سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہؓ کو یہ امتیاز بھی حاصل تھا کہ وہ عرصہ دراز تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر رہیں۔

حضرت اُمّ ناصر احمد صاحبہ کی وفات کے نتیجہ میں احباب جماعت کو اسوقت خاص طور پر چار دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے۔ (اوّل) یہ کہ حضرت صاحب کی طبیعت پر ان کی وفات کا کوئی ایسا اثر نہ پڑے جو حضور کی بیماری اور تکلیف میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ (دوسرے) یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو خصوصاً عزیز رفیق احمد کا جو اسوقت بہت غم زدہ اور مضمحل ہے۔ (تیسرے) یہ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ میں بہت لطیف دعا سکھائی ہے جماعت ہماری بھاوجہ مرحومہ کے نیک اعمال کے اجر سے محروم نہ ہونے پائے۔ (چوتھے) یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ربوہ میں خواتین کے لئے کوئی ایسا وجود پیدا کر دے جو اپنے اندر مرکزیت کا مقام رکھتا ہو تا کہ احمدی مستورات اسے مل کر اپنے دلوں میں روحانی راحت پائیں اور اپنے مسائل میں مشورہ حاصل کر کے سکون حاصل کر سکیں۔ ہماری دوسری بھاوج سیّدہ اُمّ متین صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں قابلِ رشک انہماک رکھتی ہیں اور ایک طرح سے خط و کتابت کے کام میں حضرت صاحب کی گویا پرائیویٹ سیکرٹری بھی ہیں۔ مگر طبعاً انہیں مستورات سے ملاقات کرنے کے لئے بہت کم وقت ملتا ہے اور پھر طبائع کی مناسبت بھی جداگانہ ہوتی ہے اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ جو بات میں نے فقرہ نمبر چہارم کے ماتحت لکھی ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کا کوئی احسن انتظام فرما دے یا ہماری ہمشیرہ کے لئے ہی ربوہ میں آ کر خیر و خوبی کے ساتھ آباد ہونے کا رستہ کھل جائے۔

اس موقعہ پر بے شمار بھائیوں اور بہنوں نے دلی محبت اور قلبی ہمدردی کے ساتھ تعزیت کے پیغامات بھجوائے ہیں جو تاروں اور خطوں اور ٹیلیفون کے ذریعہ پہنچے ہیں اور پہنچ رہے ہیں۔ ان پیغامات کے بھجوانے والوں میں کافی تعداد غیر احمدی اصحاب کی بھی ہے۔ اسی طرح بہت سے اداروں کی طرف سے بھی ہمدردی کے ریزولیوشن پہنچ رہے ہیں ان سب کے لئے ہمارے دلوں میں مخلصانہ شکریہ کے جذبات جاگزین ہیں۔ حقیقتہً ایسے موقعہ پر دوستوں اور عزیزوں اور ہمدردوں کے محبت کے پیغامات انسان کے لئے بڑے سہارے کا موجب ہوتے ہیں۔ گو اصل سہارا بہرحال خدا کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور سب کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور سب کا حافظ و ناصر ہو اور جس طرح انہوں نے ہمارے غم کا بوجھ بانٹا ہے اللہ تعالیٰ ان کے بوجھوں کو دُور فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ ۶ ؍اگست ۱۹۵۸ء

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کیلئے درخواست دعا

مجی فی اللہ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنے خط مورخہ ۲۵ ؍۵۸ میں ہیگ ہالینڈ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ۳۰ ؍جولائی کو امریکہ تشریف لیجائیں گے۔ جہاں آپ تین ہفتے قیام فرمائیں گے اور دو کانفرنسوں میں شرکت کر کے مسائل حاضرہ کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کریں گے۔ مکرم چوہدری صاحب نے احباب سے درخواست دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کلمۂ حق کہنے اور اسلامی نقطۂ نگاہ واضح کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز آپ نے لکھا ہے کہ چونکہ آپ تین ہفتے کیلئے ہیگ سے باہر ہوں گے اسلئے دوست خطوط نہ بھجوائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ڈاک ضائع ہو جائے اور دوستوں کو شکوہ ہو۔

خاکسار
ابو المنیر نور الحق ربوہ

میری امی جان رضی

از مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب

آہ جن کی پل بھر کی جدائی میرے لئے ناقابل برداشت ہوتی تھی۔ آج وہ مجھے تنہا چھوڑ گئیں۔ میری محبوب ترین ہستی یعنی میری امی جان جمعرات کی صبح کو انتہائی سکون کے ساتھ اپنی جان کو مولائے حقیقی کے قدموں پر رکھ دیا۔ میرے لئے اپنے قلبی جذبات کو الفاظ میں ادا کرنا ناممکن ہے۔ میں آپ کے اوصاف حمیدہ، قربانی، ایثار، خلوص، شفقت، محبت، خدمت دین کا جذبہ، صبر و ہمت، سادگی کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں تاکہ احباب جماعت میں اس ذریعہ سے دعا کی تحریک ہو۔ اور اس عظیم شخصیت کو خدا تعالےٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

حضرت سیدہ ام ناصر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ کا نام رشیدہ تھا۔ لیکن حضرت اماں جان رضی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نام کی نسبت سے محمودہ کہنے لگیں۔ اور آخر وقت تک اسی نام سے پکارتی رہیں۔ یہی وجہ تھی کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سب آپ کا نام محمودہ ہی جانتے تھے۔ چونکہ آپ حضرت اماں جان رضی کے بعد گھر میں سب سے بڑی تھیں۔ اس لئے آپ کو نام سے کوئی نہیں پکارتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے احترام کی خاطر کبھی نام لے کر نہیں پکارا بلکہ "ناصر کی اماں" کہتے تھے۔ میں چونکہ بچپن سے آپ کے ساتھ رہا۔ اور ان کے بچوں میں سب سے چھوٹا ہوں۔ اس لئے آپ کے قرب سے میں نے بہت فائدے اٹھائے نصیحتیں حاصل کیں۔ دعائیں لیں۔ اسی وجہ سے جب کبھی فرصت کے لمحات ملتے تو آپ انتہائی دلچسپی سے پرانے واقعات سناتی تھیں۔ ایک دفعہ مجھے سنایا کہ حضرت ام المومنین اماں جان رضی نے مجھے فرمایا تھا کہ آج سے تمہارا نام رشیدہ نہیں محمودہ ہے۔ اس کے بعد سے آپ محمودہ ہی ہیں دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آخرت میں بھی آپ کو اس نام کی نسبت سے ہی عطا کرے۔ آمین

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی جب پہلی بار قادیان تشریف لائے۔ تو آپ ان کے ہمراہ تھیں۔ آپ کی عمر تقریباً ۹ یا دس سال کی تھی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رضی کی رہائش کا انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکان کے مردانہ حصہ میں کیا تھا۔ امی جان اپنی والدہ کے ساتھ زنانہ حصہ میں تھیں اور سناتی تھیں کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تو مجھ پر اس قدر اثر پڑا کہ میں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکی۔ نو، دس سال کی عمر کھیلنے کودنے کی ہوتی ہے۔ اسلئے آپ باوجود اجنبی ہونے کے جلد ہی اہل بیت سے گھل مل گئیں۔ آپ سناتی تھیں کہ حضرت اماں جان نے مجھے باورچی خانہ میں بٹھا دیا اور دودھ کا ایک گلاس اور ایک رس دیا۔ اور اکثر ایسا ہوتا کہ باورچی خانہ میں آپ کو پیڑھی ملتی۔ اس کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و دیگر افراد سے ملکر کھیلنا شروع کیا۔ جتنے دن آپ قادیان میں رہیں وہ دن بڑی ہنسی خوشی سے گذارے۔ جب دوبارہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی قادیان تشریف لائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر انتخاب نے اپنی پہلی بہو کے طور پر آپ کو چن لیا۔ اور حضور نے ڈاکٹر صاحب کو بلایا اور اپنی خواہش کا اظہار فرمایا ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا کہ ان کی بیٹی حضرت امام زمان کی اپنی خواہش پر ان کے بیٹے کے عقد میں آئے اس لئے آپ نے فرمایا جس طرح حضور کی مرضی ہو مجھے بالکل انکار کی گنجائش نہیں دوسرے رشتہ داروں نے مخالفت کی وہ گدی نشین اور رؤسا میں سے تھے احمدیت کے شدید مخالف تھے اور کسی دوسرے خاندان کو خاطر میں نہ لاتے تھے لیکن ان کی مخالفت کے باوجود حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی نے اپنی بیٹی حضور کے قدموں میں ڈالدی۔ اس طرح ۱۹۰۳ء میں آپ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے قرار پائی۔ آپ اکثر سنایا کرتی تھیں کہ جب میں بیاہ کر قادیان آئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیڑھیوں میں کھڑے تھے۔ آپ نے انتہائی شفقت اور پیار سے مجھے گلے لگایا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے کمرہ میں بھجوا دیا۔

حضرت امی جان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انتہائی اخلاص اور عقیدت تھی۔ آپ سناتی تھیں کہ جب میری شادی ہوئی۔ اس وقت ۱۱ سال کی تھی۔ مگر میرا ہر وقت دل چاہتا تھا کہ حضرت صاحب کے پاس رہوں میں اکثر آپ کے پاس جاتی اور آپ کی ٹانگیں دباتی اور بسا اوقات دباتے دباتے سو جاتی تو حضرت صاحب فرماتے اٹھو تمہیں نیند آ گئی ہے۔ جا کر سو رہو تو آپ کہتیں کہ میں اس خیال سے کہ میں سو گئی ہوں۔ سخت شرمندہ ہوتی اور "حضور مجھے نیند نہیں آئی" کہکر دوبارہ دبانا شروع کر دیتی۔ مگر حضرت صاحب پھر اصرار سے مجھے اٹھا کر واپس بھجوا دیتے آپ کو ایک بات کا انتہائی رنج تھا۔ جس کا بار بار تذکرہ کرتیں، کہنے لگیں مجھے جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاتی اور کہتی حضور مجھے اتنے پیسے چاہئیں۔ حضور سے بڑی بے تکلفی سے مانگتی تھی۔ حضرت فوراً دیدیتے تھے اور اکثر اوقات خود بلا کر بھی دے دیتے۔ بےحد خیال رکھا کرتے تھے آپ فرماتی تھیں کہ اگر میں وہ روپے جمع کر لیتی تو میں اور میری اولاد اس تبرک سے برکتیں حاصل کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کے ہاں سب سے پہلے لڑکے نصیر احمد پیدا ہوئے۔ جس کی حضرت صاحب کو انتہائی مسرت ہوئی اور اپنی پگڑی اور قمیص دی کہ اس کے کپڑے بنواؤ۔ جو آپ نے آخری وقت تک سنبھال کر احتیاط سے اپنے بکس میں رکھے ہوئے تھے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود کا یہ تبرک براہ راست آپ سے آپ کی اولاد میں منتقل ہو گیا آپ میں انتہائی قربانی اور ایثار کا جذبہ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی اور جماعت میں بعض لوگوں کا خیال اس طرف ہو گیا کہ دراصل جماعت کی نمائندگی صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے۔ خلافت کی ضرورت نہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایسے خیالات کی تردید کے لئے ایک اخبار نکالنا چاہا مگر روپے کی بڑی ضرورت تھی۔ فوری کوئی انتظام نہیں ہو رہا تھا۔ جب حضرت سیدہ ام ناصر کو اسباب کا علم ہوا تو آپ نے اپنا زیور حضور کو دیدیا اگر اس حقیر زیور کے بدلہ اسلام کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے تو حاضر ہے۔ اس زیور کو بیچ کر حضور نے الفضل کا اجراء کیا جو اب تک خدا کے فضل سے جاری ہے۔ کون ہے وہ عورت جس کا دل نہیں چاہتا کہ وہ زیور نہ پہنے مگر آپ نے اپنی ذاتی خواہشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی پونجی اسلام کے لئے وقف کر دی ۱۹۴۷ء میں جب فسادات ہوئے اور ہمیں قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ اس وقت تحریک جدید اور انجمن کی آمد پر بڑا بھاری بوجھ پڑا کیونکہ تقسیم ہند کی وجہ سے لوگ اپنی جائدادیں وغیرہ بھارت میں چھوڑ آئے تھے، اس پر حضرت صاحب نے ایک خطبہ میں چندہ کی تحریک فرمائی۔ یہ واقعہ غالباً ۱۹۴۹ء کے آخر کا ہے۔ مجھے باوجود بچپن کے اچھی طرح یاد ہے میں نے کچھ پیسے مانگے کہ مجھے دیں تو کہنے لگیں کہ دیکھو تمہارے ابا جو مجھے جیب خرچ دیتے ہیں میں نے عہد کیا ہے کہ وہ سارے کا سارا سلسلہ کو دوں گی۔ اپنی ذات پر نہیں خرچ کروں گی۔ اس طرح نقد میں جماعت کو دے دیتی ہوں۔ اس کے علاوہ خدا چونکہ رازق ہے مجھے ذاتی خرچ کے لئے کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے۔ اس میں سے بھی اپنے سے زیادہ تمہارے پر خرچ کرتی ہوں۔ میرے پاس اتنے روپے کہاں سے آئے۔ آپ نے اس عہد کو اپنی زندگی کے آخری لمحات تک بخوبی نبھایا۔

میں گذشتہ ماہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کسی چندے وغیرہ کا ذکر ہوا تو آپ فرمانے لگیں میں نے اس ماہ اپنے سارے چندے جو میرے ذمہ تھے ادا کر دئے ہیں۔ اور اب مجھے اطمینان ہوا ہے میں نے پوچھا۔ کیا تحریک جدید کے چندے کا آپ ذکر فرماتی ہیں تو

(اگلے صفحہ پر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تو کہنے لگیں نہیں وہ تو میں پہلے ہی ادا کر چکی ہوں دوسرے چندے۔ مثلاً چندہ عام وغیرہ

آپ بڑی سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ کسی کو تکلیف زبان یا عمل سے نہ دیتی تھیں بلکہ اس کو گناہ سمجھتی تھیں۔ بلکہ آپ کو اگر کسی کے فعل یا قول سے تکلیف یا رنج ہوتا تو اس کا اظہار کسی سے نہ کرتیں۔ میں کبھی ان کو افسردہ دیکھتا تو پوچھتا امی جان آپ کو کیا ہوا ہے کہتیں کچھ نہیں۔ جب میں ضد کرتا کہ نہیں مجھے بتائیں تو بہت اصرار کے بعد کبھی کبھار بتا دیتیں۔ مگر اس انداز سے کہ مجھے ان کے غم سے تکلیف نہ ہو

بیماری کے دوران میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں مگر پھر رک جاتیں اس لئے کہ آپ کے بچوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ خود تکالیف برداشت کیں۔ غم سہے رنج اٹھائے لیکن اولاد اور رشتہ داروں کے سامنے نہ کبھی شکوہ کیا۔ اور نہ کبھی جتلایا۔

اپنے بچوں اور غیروں سے بہت پیار کیا خلوص سے خدمت کی مگر کبھی اس کا بدلہ نہ چاہا۔ بے انتہا صابرہ و شاکرہ تھیں۔ بیماری کے دوران میں جبکہ آپ کو سخت تکلیف تھی بات تک کرنا دشوار تھا۔ بخار کی شدت اور سانس کی انتہائی تکلیف کا یہ عالم تھا کہ پاس بیٹھنے والے گھبرا اٹھتے تھے مگر آپ نے کبھی اُف یا ہائے تک نہیں کی۔ جب موت کی کیفیت آپ پر طاری ہوئی اور سانس تیز تیز آنے لگا تو پھر بھی گھبراہٹ یا بے چینی کا ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا اور نہ ہی اعضاء کی حرکت سے یہ ظاہر ہونے دیا کہ آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔ انتہائی سکون سے اپنی جان اپنے رب کو سونپ دی۔ وفات کے وقت چہرہ پر نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں مسکراہٹ تھی اور یوں لگتا تھا جیسے کوئی بچہ ہنستے ہنستے گہری نیند سو گیا ہے جس نے بھی دیکھا اسے یہ گمان نہ گذرتا تھا کہ یہ نعش پڑی ہے بلکہ جیسے کوئی انتہائی خوشی حاصل کرنے کے بعد اطمینان سے سو رہا ہو۔ یہ کیفیت تھی جیسے مسکرا کر دنیا والوں کو کہہ رہی ہیں کہ تم کہاں رہتے ہو جہاں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے۔ اصل سکون تو جنت میں ہے۔

جس وقت آپ کی وفات کا وقت آیا اس وقت چند بدلیاں مری کی فضاء میں آنکلیں اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی جو خدا کی رحمت کی بارش کر رہی تھیں۔

ہمت کا یہ عالم تھا کہ باوجود بیماری کے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ میں حیران ہوا کرتا تھا اتنی عمر ہے۔ بیمار ہیں۔ میں تو شاید جوانی میں بھی نہ کر سکوں اور وہ خوشی سے اور سلیقہ انداز سے کام کرتی چلی جاتیں۔ کبھی گھر کی صفائی ہو رہی ہو اور کوئی بوجھل چیز ہو تو خود اٹھانے کی کوشش کرتیں۔ میں کہتا امی جان مجھ سے تو اٹھتا نہیں آپ خواہ مخواہ اٹھا رہی ہیں۔ مگر ہر دفعہ بشاشت سے کہہ دیتیں۔ اچھا اگر تم سے نہیں اٹھتا نہیں تو رہنے دیتی ہوں۔

جس دن مری میں بیماری کا حملہ ہوا اس سے آپ بازار میں پیدل چل کر سیر کرنے گئیں۔ پہاڑ پر چڑھنے کی وجہ سے تھکان محسوس ہوئی۔ میں نے کہا امی جان ٹھہریں رکشا لا دوں۔ کہنے لگیں نہیں ابھی مجھ میں ہمت ہے جب نہیں رہے گی تو لا دینا۔ میں جانتا تھا کہ چڑھائی بہت ہے۔ شروع شروع میں ایک جوان آدمی بھی جب پہاڑ پر آئے تو تھکان محسوس کرتا ہے۔ میں نے آخر کہا کہ میں ابھی آیا اور دوڑ کر رکشا لے آیا۔ کہنے لگیں میں نے کب کہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو میں لے آیا ہوں اور آپ کو اس میں بیٹھنا پڑے گا۔ چونکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اس لئے میری ضد اکثر کام آجایا کرتی تھی۔ آپ آخر چاروناچار بیٹھ گئیں۔ گھر آکر کہنے لگیں۔ جمعہ کا روز تھا کہ جمعہ کے بعد پھر چلیں گے۔ دوپہر ۲ بجے آپ کو ۱۰۱ بخار ہو گیا۔ حضور کو جب اس بات کی اطلاع ملی اور یہ بھی کہ اس طرح سیر کر کے آئی تھیں تو کہلا بھجوایا کہ اپنی ہمت سے زیادہ نہ چلا کریں۔ آپ کی عمر تو ۷۶ سال ہے۔ جوانوں والا کام کرنے کی کوشش نہ کریں۔

میں طوالت کے خوف سے مختصر واقعات کے بعد مضمون ختم کرتا ہوں میرا ارادہ آپ کے مفصل حالات کتابچہ کی صورت میں شائع کرانے کا ہے ان خواتین و احباب سے جنہوں نے آپ کے ساتھ ابتدائی زندگی گذاری ہے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنے واقعات و تاثرات سے آگاہ کریں تاکہ ان کو اس میں شامل کیا جا سکے۔

مٹ نہیں سکتے اوصاف حمیدہ کے
نقش رہ جاتے ہیں انسان گذر جاتے ہیں

ماں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ دنیا میں خدا نے ہر ایک چیز کا بدل رکھا ہے مگر والدہ کا نہیں جبھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ میری امی جان نے میری تربیت باوجود لاڈ پیار کے بہت عمدہ طریقے سے کی۔ میں اپنے رب العلمین سے دعا مانگتا ہوں کہ ربّ ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔ میری امی جان آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ میں نے کبھی بھی تو آپ کو تنہا نہ چھوڑا تھا۔ اگر کبھی میں باہر جاتا تو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا کہ خدانخواستہ آپ کو کچھ ہو نہ گیا ہو۔ پھر مجھے کسی پہلو چین نہ پڑتا تھا۔ اب میں شدت غم سے تڑپ رہا ہوں۔ مگر آپ کا شفقت والا ہاتھ میرے سر پر نظر نہیں آتا۔ اب دانوں کو کوئی بھی تو اٹھ کر مجھ پر دم نہیں کرتا۔ اب میں کسی کو بھی اپنے لئے اس قدر کرب اور الحاح سے دعائیں کرتے نہیں پاتا میری آنکھوں کے سامنے وہ خط پڑا ہے جس میں آپ نے لکھا تھا۔ رفیق تم کو اگر علم ہوتا کہ میں نے تمہارے لئے کس قدر دعائیں کی ہیں تو تم کبھی نہ گھبراتے۔ مگر اب مجھے ایسے پیار بھرے خطوط کون لکھے گا۔ جس میں میری دنیا اور آخرت سدھارنے کی دعاؤں کا تذکرہ ہوگا۔ میں ہر جگہ آپ کو پکارتا ہوں مگر اس شیریں آواز سے محروم ہوں کہ "کیوں بچے کیا ہوا"؟ میری نگاہیں ہر جگہ آپ کو ڈھونڈتی ہیں مگر واپس لوٹ آتی ہیں۔ اچھا ع

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو"

میری امی جان! میں آپ کی دعاؤں کا اب پہلے سے بھی زیادہ محتاج ہوں۔ میں اب صرف آپ کی یاد سے دل بہلایا کروں گا آپ کو بھلا دینا میرے بس کا روگ نہیں میں زندگی بھر آپ کی روح کو خوش کرنے کی کوشش کروں گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

آپ کو مجھ سے جو توقعات تھیں اگر خدا نے چاہا تو ضرور پوری ہوں گی اور میں اسلام کا خادم بنوں گا۔ یہی تھی نہ آپ کی خواہش؟ کیونکہ آپ اکثر کہتی تھیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے سارے بیٹے مبلغ بن کر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل جائیں۔ آپ اب اماں جان رضی اللہ عنہا کے قرب میں سو رہی ہیں۔ مگر میری نیند میری چین کوسوں دور چلی گئی ہے۔ میرا سینہ رنج سے پھٹا جا رہا ہے مگر اب سب کچھ سہنا ہی پڑے گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ع

سبزۂ نورستہ تیرے در کی دربانی کرے
آسماں تیری لحد پر گوہر افشانی کرے

آخر میں بزرگوں۔ دوستوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ میری صابرہ و شاکرہ امی جان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور مجھے صبر کی توفیق دے۔ میں اپنے پیار کے لحاظ سے دودھ پیتے بچے کی طرح تھا جو اپنی ماں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ مگر اب ان کے خلوص اور محبت کے دودھ سے محروم ہو گیا ہوں۔ خدا تعالیٰ مجھے ہمت دے کہ میں اپنی امی جان کی تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کر سکوں تاکہ ہمیشہ انکی روح مجھ سے خوش رہے اور اسی میں میری خوشی ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ دعاؤں کا محتاج مرزا رفیق احمد

حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

دارالرحمت غربی ہم اہالیان محلہ دارالرحمت غربی ربوہ حضرت سیدہ ام ناصرؓ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اس صدمہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ مرحومہؓ کی اولاد اہلبیت اور خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ شریک غم ہو کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے پاک وجود کے نقش قدم پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(صدر محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

محلہ دارالرحمت شرقی و وسطی ربوہ اہالیان محلہ شرقی و وسطی دارالرحمت کا یہ اجلاس سیدہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنج و غم میں شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کی جدائی میں مغموم دلوں کے لئے خود سہارا بنے۔ آمین

(صدران محلہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۷/۵۸ کو چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری مولا بخش کا نکاح حمیدہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری عنایت اللہ صاحب کے ساتھ بعوض ۸۰۰/- روپے حق مہر خاکسار نے پڑھا (نقد ادا شدہ)۔ مورخہ ۸/۵۸ کو چوہدری رفیع احمد صاحب ولد چوہدری شرف الدین صاحب کا نکاح خدیجہ بیگم صاحبہ دختر مولا بخش صاحب کے ساتھ بعوض حق مہر ۸۰۰/- روپے نقد ادا خاکسار نے مسجد احمدیہ عزیز پور میں پڑھا۔

نصیر احمد شاد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حضرت سیدہ امّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحلت پر

دلی رنج و غم اور گہری ہمدردی کا اظہار

مختلف مقامات سے احمدی جماعتوں کی تعزیتی قراردادیں

مانسہرہ

۵۸-۸-۱ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ منعقد ہو کر حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

سیدہ امّ ناصر صاحبہ کی المناک خبر پر جماعت احمدیہ مانسہرہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خصوصاً اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عموماً طور پر گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی کمی کی تلافی فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد عرفان سیکرٹری جماعت احمدیہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ)

خدام الاحمدیہ سکھر

مورخہ ۵۸-۸-۲ کو مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کا غیر معمولی اجلاس ۶ ½ بجے منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس کی گئی:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کا یہ اجلاس حضرت سیدہ امّ ناصر احمد صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے اور اس وفات کو ایک قومی اور جماعتی صدمہ یقین کرتی ہے۔ حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھا۔ چونکہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم اوّل تھیں اسلئے آپ کی یہ وفات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے ہمارا یہ اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور حضرت سیدہ مرحومہ کی والدہ ماجدہ، صاحبزادگان اور خاندان مسیح موعودؑ کے تمام افراد سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور ان کے مبارک وجود سے جو برکتیں وابستہ تھیں انہیں جاری فرمائے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں آپ کو اپنے خاص قرب سے نوازے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)"

(جمیل احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکھر)

قصور

بروز جمعۃ المبارک مورخہ یکم اگست ۱۹۵۸ء مسجد احمدیہ سنٹرل فلو ملز قصور میں بعد نماز جنازہ غائب محترمہ سیدہ امّ ناصر صاحبہ مرحومہؓ ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ قصور کے جملہ افراد حضرت سیدہ امّ ناصر صاحبہ مرحومہؓ کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر اپنے نہایت گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور حضور کے علاوہ جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس رنج و غم میں برابر کے شریک ہیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ کا مبارک وجود جملہ جماعت کے لئے ہی نہیں خصوصاً خواتین جماعت کے لئے بہت بابرکت تھا ہم اس موقعہ پر رب العزت کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دے۔ آمین۔ اور عموماً ممبران جماعت و خصوصاً اہل بیت کو صبر جمیل کی توفیق فرمائے۔

شریک غم

محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

تلونڈی کھجور والی

جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت امّ ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات کو اپنے لئے سخت دلی تکلیف و اذیت اور غم و الم کا باعث سمجھتا ہے اور اس صدمہ دلخراش پر اپنے مشفق و محسن آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیز تمام خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محسن آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صبر جمیل عطا فرما دے اور اپنے فضل و کرم سے اس صدمہ کے ہر تکلیف دہ اثر سے محفوظ رکھے اور ہر گھڑی اور ہر لحظہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ

سیالکوٹ

مورخہ ۵۸-۷-۳۱ کو جب اچانک حضرت سیدہ امّ ناصر صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا تار سیالکوٹ پہنچا۔ تو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے تمام مرد و زن کے قلوب پر گہرا رنج و غم طاری ہو گیا کہ ایک قابل اور بابرکت بزرگ سے جماعت محروم ہو گئی کہ جن کے وجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض عظیم الشان پیشگوئیاں کو پورا فرمایا۔ موصوفہ کے جنازہ میں شرکت کی غرض سے جماعت کے نمائندگان ربوہ گئے۔ باقی جماعت نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی میں حضرت سیدہ مرحومہ و مغفورہ کا جنازہ غائب ادا کیا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی جناب سید احمد علی شاہ صاحب ذعیم انصار اللہ نے پڑھایا۔ اور نہایت رقت قلبی کے ساتھ حضرت سیدہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے۔ اور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور باقی پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے بنائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین

خاکسار غمزدہ عبدالکریم خان کاٹھگڑھی شاہد عربی واقف زندگی عفی عنہ سیالکوٹ

کوٹ مومن

یہ اجلاس وفات سیدہ حضرت امّ ناصر صاحبہ پر افسوس ظاہر کرتا ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت سیدہ مرحومہ کا انتقال جماعتی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہے کہ وہ غمگین اور سوگوار دلوں کو تسکین دیوے۔ آمین ثم آمین

(سیکرٹری انجمن احمدیہ کوٹ مومن)

پنڈدادنخان

حضرت سیدہ امّ ناصر احمد صاحبہ حرم اوّل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وفات کی خبر سنکر جماعت احمدیہ پنڈ دادنخان کا اجلاس بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ احباب جماعت و مستورات نہایت گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈ دادنخان)

خانپور

جماعت احمدیہ خانپور ضلع رحیم یار خاں حضرت امّ ناصرؓ کی وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ان کی وفات کے صدمہ میں ساری جماعت شریک ہے

فضل الدین ننگی دکان نمبر ۱۶۷ صدر بازار خانپور

گھوگھیاٹ میانی

جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ میانی حضرت امّ ناصر صاحبہ حرم اوّل حضرت امیر المومنین خلیفۃ الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وفات حسرت آیات پر قلبی غم و اندوہ کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے اور آئندہ ناگہانی صدمات سے محفوظ فرمائے رکھے۔

جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ میانی

لجنہ اماء اللہ سنگانہ صاحب

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ حضرت سیدہ امّ ناصر احمد صاحبہ کی وفات پر جو کہ ایک جماعتی اور قومی صدمہ ہے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری مرحومہ کو بلند درجات عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین (صدر لجنہ اماء اللہ)

"لبنانی قوم کو غیر مسلح کرنا ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے"

نئے صدر جنرل فواد شہاب کی رائے

بیروت ۴ر اگست۔ لبنان کے صدر منتخب جنرل شہاب نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس وقت حکومت لبنان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ عوام سے کس طرح اسلحہ واپس لیا جا سکے۔

باخبر حلقے کہہ رہے ہیں کہ اگرچہ ابھی تک باغیوں نے ہتھیار نہیں ڈالے لیکن ملک میں اب امن ہے اور شاید ہی کسی جگہ کوئی اکا دکا واردات ہوتی ہو۔ ان حلقوں کا بیان ہے کہ عوام سے اسلحہ جمع کر دینا آسان کام نہیں۔ کیونکہ لبنانی عوام کے پاس سالہا سال سے اسلحہ چلا آ رہا ہے۔ ان حلقوں نے یاد دہانی کرائی ہے کہ جس وقت لبنان زیر انتداب علاقے کی حیثیت رکھتا تھا، اس وقت بھی اسلحہ واپس لینے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی تھی۔ بعض سیاسی حلقوں نے تجویز پیش کی ہے کہ حکومت لبنان عوام سے اسلحہ خرید لے، اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اسلحہ کی خاصی تعداد حکومت کے ہاتھ میں آ جائے۔ ان حلقوں کے بیان کے مطابق لبنان میں اسلحہ کا نرخ بہت گر چکا ہے۔ بغاوت شروع ہوتے وقت چھوٹی مشین گن کی قیمت ایک ہزار لبنانی پونڈ تھی۔ لیکن اب یہ قیمت دو سو لبنانی پونڈ رہ گئی ہے۔ جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ بغاوت کا عملاً خاتمہ ہو چکا ہے اسلحہ کا نرخ گرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرے ملکوں سے بہت سا اسلحہ لبنان پہنچ چکا ہے چنانچہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس شخص نے ایک چھوٹی مشین گن ایک ہزار پونڈ میں خریدی ہو۔ وہ اسے دو سو پونڈ میں حکومت کے حوالے کس طرح کر دے گا۔ حال ہی میں صدر آئزن ہاور کے ذاتی نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی اور انتہا پسند لیڈر صائب سلام میں جو ملاقات ہوئی تھی، سیاسی حلقے اسے بڑی اہمیت دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ صائب سلام اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر اسلحہ جمع کرانے میں بڑی مدد دے سکتے ہیں۔

قاہرہ ۴ر اگست سرکاری اعلان کے مطابق عرب لیگ کونسل کا اجلاس اکتوبر میں ہو گا اس اجلاس میں شرکت کے لئے لیگ کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ کو دعوتیں بھیج دی گئی ہیں۔ ابھی یہ نہیں بتایا گیا کہ اس اجلاس میں کیا کیا مسائل زیر بحث آئیں گے

چوہدری غلام عباس منٹگمری جیل میں

راولپنڈی، ۴ر اگست، اطلاع ملی ہے کہ تحریک آزادی کشمیر کے قائد چوہدری غلام عباس کو ایبٹ آباد جیل سے منٹگمری کی جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے

آج دھیر کوٹ میں بریشن کمیٹی کے لیڈر غازی سردار خان کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ راولا کوٹ سے پچاس رضاکاروں کا جیش جنگ بندی لائن کی طرف روانہ ہوا تھا۔ اس جیش کے قائد سردار جان محمد کو ہجیرہ میں گرفتار کر لیا گیا۔

دریں اثنا تحریک کی ہائی کمان نے تین نئے کمانڈروں سب۔ راجہ غلام سرور خاں سردار محمد صدیق اور راجہ محمد افضل کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔ جو علی الترتیب چھ سات اور آٹھ اگست کو سرحد پار کرنے کی کوشش کریں گے۔

نیپال میں شدید سیلاب

کھٹمنڈو ۵ر اگست۔ دو تین دن سے نیپال کے دو دریاؤں کوسی اور کملا میں شدید سیلاب آیا ہوا ہے اور ان کا پانی متعدد دیہات اور کئی نشیبی علاقوں کو زیر آب کر چکا ہے۔ یہاں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس سیلاب سے کئی اشخاص ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق کم از کم دو سو دیہات پانی میں ڈوب چکے ہیں۔ جن کی مجموعی آبادی اٹھ ہزار کے قریب ہے۔ سرکاری طور پر جو کچھ بتایا گیا ہے۔ اس کے مطابق صورت حال "بہت بری" ہے

عراق نے فرانس کی پیشکش مسترد کر دی

قاہرہ ۴ر اگست مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے دمشق پر حکومت متحدہ عرب جمہوریہ کا کنٹرول ... بغداد سے یہ اطلاع دی ہے کہ فرانس نے عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کی پیشکش کی تھی لیکن حکومت عراق نے فرانس کی یہ پیشکش منظور نہیں کی۔ یاد رہے کہ عراق کی سابق حکومت نے ۱۹۵۶ء میں نہر سویز پر فرانس اور برطانیہ کے حملے کے وقت فرانس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے اور آج تک بحال نہیں کئے تھے

فیصل عبدالالٰہ اور نوری سعید کے کسی عزیز کو زندہ نہیں چھوڑا گیا

بغاوت کے دوران بغداد میں پاکستانیوں کو اپنے گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی

لاہور ۵ر اگست۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے ایک رکن ملک فیض محمد نے جنہوں نے مقامات مقدسہ کی زیارت سے واپس آتے ہوئے عراق کی خونین فوجی بغاوت کا حال خود دیکھا تھا۔ ان اطلاعات کی تصدیق کی ہے کہ فوجی باغیوں نے شاہ فیصل۔ امیر عبدالالٰہ اور وزیر اعظم نوری السعید کے کسی رشتہ دار بلکہ کسی دوست کو بھی زندہ نہیں چھوڑا تھا۔

موصوف نے کہا بغداد میں امیر عبدالالٰہ اور جنرل نوری السعید کی لاشیں بازاروں میں گھسیٹی گئیں۔ اور ہر آنے جانے والی موٹر اور لاری کو حکم دیا گیا کہ وہ ان کے اوپر سے گاڑی گزارے۔ شاہ فیصل کو قتل کرنے کے بعد جلد ہی ان کی میت کو دفن کر دیا گیا اور ان کی لاش کو خراب نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد باغیوں نے جو قتل عام کیا ہے۔ وہ ایک ہولناک سانحہ تھا۔ اس میں شاہ امیر اور نوری کے کسی رشتہ دار بلکہ دوست کو بھی زندہ نہیں رہنے دیا گیا۔ جواں سال شاہ کی ایک ضعیفہ نوکرانی بھی ہاتھ میں قرآن پاک لئے ہوئے محل سے نکلی۔ اس نے فوجیوں کو قرآن کا واسطہ دے کر اور رو رو کر التجا کی کہ ان کے بھتیجے سے بے شک تخت حکومت چھین لیا جائے مگر انہیں قتل نہ کیا جائے۔ باغیوں نے نہ صرف یہ کہ اس التجا کو اس ضعیفہ کے سامنے ٹھکرا دیا بلکہ خود اس بے چاری کو بھی گولیوں کا نشانہ بنانے سے گریز نہیں کیا۔ وزیر اعظم نوری السعید اپنے ایک دوست کے گھر میں چھپ رہنے کے لئے داخل ہوئے تھے کہ انہیں قتل کر دیا گیا۔ پہلے وہ ایک اور دوست کے ہاں چھپے گئے تھے۔ لیکن جب فوجیوں نے ان کا پتہ بتانے والے کے لئے بہت بڑے انعام کا اعلان کیا تو وہ ایک اور دوست کے ہاں منتقل ہوتے ہوئے مارے گئے۔ حادثہ کے وقت وہ برقع اوڑھے ہوئے تھے۔ اور انہیں محض شبہ کی بناء پر فوجیوں نے روک لیا تھا۔ لیکن بعد میں انہیں پہچان لیا گیا کہ جس شخص کی تلاش میں وہ بغداد کا ایک ایک کونہ چھان رہے تھے وہ یہی ہے چنانچہ انہوں نے جنرل نوری کو گولی مار دی

ملک فیض نے بتایا کہ عرب ممالک میں پاکستان کے متعلق عوام کے جذبات اچھے نہیں اور نہ ہمارے ملک کے متعلق وہاں کے لوگوں کو معلومات ہی حاصل ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عرب ممالک میں پاکستان کی پبلسٹی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کے مقابلے میں بھارت کروڑوں روپے کی رقم محض پبلسٹی پر خرچ کرتا ہے۔ جس سے وہ پاکستان کو عربوں کی نظروں میں گرانے میں کامیاب ہے۔ موصوف نے کہا کہ بغاوت عراق کے اثنا میں جو لوگ بغداد کے بازاروں میں مظاہرے کرتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی تصویریں ساتھ ساتھ ہوتی تھیں۔ جنہیں وہ لوگ عربوں کے محافظ کہا کرتے تھے۔ اس بغاوت کے اثنا میں عراق میں مقیم پاکستانیوں کو تو گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی اور حکام کا کہنا تھا کہ مشتعل عوام کے ہاتھوں انہیں نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ مگر بھارتی باشندے ہر طرف آزادانہ گھومتے پھرتے تھے۔

الاردن اور شام کی سرحد بند

دمشق ۵ر اگست شام کے اخبار الایام نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ کل رات سے اردن اور شام کی درمیانی سرحد بند کر دی گئی ہے اور اب کسی بھی شخص کو شام کے علاقے سے اردن میں داخل ہونے کی اجازت نہیں

اس اخبار نے مزید اطلاع دی ہے کہ اردن کی جانب سے متحدہ عرب جمہوریہ مصر و شام (جس کے صدر کرنل ناصر ہیں) سے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے کا فیصلہ کر لینے کا فیصلہ کر لینے کے بعد اردنی قونصل خانے کے سارے کارکن دمشق سے اپنے وطن واپس چلے گئے ہیں۔ اور اس کے بعد اب سرحد بند کرنے کا اقدام کیا گیا ہے۔ دو ہفتے ہوئے عراق میں فوجی انقلاب حکومت کے بعد اردن نے عرب جمہوریہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔

دریائے برہم پتر میں طغیانی

نئی دہلی ۵ر اگست نئی دہلی ریڈیو کے اعلان کے مطابق شدید بارشوں کی وجہ سے دریائے برہم پتر اور اس کے معاونوں میں طغیانی آ گئی ہے چنانچہ ڈبروگڑھ کے مقام پر گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں دریا کی سطح ۲۴ انچ بلند ہو گئی۔ اور اب اس دریا کی سطح پچھلے سال کی طغیانی کی سطح سے صرف ایک فٹ نیچی ہے

زیادہ اناج اگانے کی مہم ہنگامی بنیادوں پر چلائی جائے گی

کراچی میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس کے فیصلے

کراچی ۶ اگست۔ کل یہاں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس مرکزی وزیر خوراک میاں جعفر شاہ کی صدارت میں ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مغربی پاکستان میں زیادہ اناج اگانے کی مہم کو قومی ہنگامی بنیادوں پر چلایا جائے گا اور اگر ضرورت پڑی تو تمام تر وسائل سے جن میں فوج بھی شامل ہے کام لیا جائے گا۔

اس کانفرنس میں مزید یہ فیصلہ کیا گیا کہ اعلیٰ قسم کا دو ہزار ٹن چاول کراچی پہنچایا جائے گا جو دارالحکومت کے باشندوں کو راشن کی دوکانوں کے ذریعہ مناسب قیمتوں پر مہیا کیا جائے گا۔ مزید براں حکومت مغربی پاکستان مرکزی ضروریات کے لئے مزید دیسی گندم مہیا کرے گی۔ نیز کراچی کی ضروریات کے لئے ہر ماہ ایک ہزار ٹن چنا پہنچایا کرے گی۔ کراچی کی گندم سے تیار شدہ اشیاء کے نقل و حمل پر پہلے ہی کوئی پابندی نہیں۔

کانفرنس میں گندم کے حصول اور آئندہ فصل خریف کے متعلق حکومت کی پالیسی پر مفصل بحث کی گئی۔ حکومت مغربی پاکستان اس امر پر رضامند ہو گئی ہے کہ وہ اگلی فصل کا سارا سندھ جوشی اور ننگگنی چاول حاصل (پروکیور) کر لے گی جس سے مشرقی پاکستان اور کراچی کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔ کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس سال فصل ربیع کی کاشت کو صوبائی حکومت ہر مسئلے پر ترجیح دے گی۔ اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش، مسٹر ممتاز حسن قزلباش، مرکزی وزارت خوراک کے سیکرٹری مسٹر احسن الدین اور متعدد مرکزی و صوبائی افسر شریک تھے۔

مشرقی پاکستان کے لئے اناج کے پندرہ جہاز

ڈھاکہ ۶ اگست۔ پچھلے مہینے امریکہ، برما، تھائی لینڈ اور مغربی پاکستان سے اناج کے پندرہ جہاز مشرقی پاکستان پہنچے جن میں ستر سٹھ ہزار آٹھ ٹن اناج تھا۔ امریکہ سے بائیس ہزار سات سو پینتالیس ٹن چاول اور آٹھ ہزار پانچ سو اکتالیس ٹن گندم آئی۔ تھائی لینڈ سے چودہ ہزار پانچ سو انتالیس ٹن اور برما سے تیرہ ہزار ایک ٹن چاول آیا۔ مغربی پاکستان سے سات ہزار ایک سو بیاسی ٹن چاول اور ایک ہزار ٹن آٹا پہنچا۔

مغربی ممالک سے امداد لینے کے لئے بھارتی نمائندہ

نئی دہلی ۶ اگست بھارت کی وزارت امور اقتصادی کے سیکرٹری بی کے نہرو کو یورپی ملکوں کے لئے بھارت کے اقتصادی نمائندہ کا نیا عہدہ دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر نہرو اپنا دفتر واشنگٹن میں رکھیں گے۔ مگر ضرورت کے مطابق لنڈن اور مغربی یورپ کے دوسرے مقامات کو جاتے آتے رہیں گے۔ ان کے ذمہ اصل کام یہ لگایا گیا ہے کہ مغربی ملکوں سے بھارت کے لئے اقتصادی امداد حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

ٹیلر کی جائیداد ضبط کرنے کا فیصلہ

لاہور ۶ اگست۔ حکومت مغربی پاکستان نے پولیس کے سابق اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل مسٹر جے آئی ٹیلر کی جائیداد ضبط کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مسٹر ٹیلر دو مہینے ہوئے اعلیٰ احکام کو مطلع کئے بغیر بھاگ کر بھارت چلے گئے۔ محکمہ پولیس نے مسٹر ٹیلر کو موقوف کر دیا ہے۔ اور انہیں اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے۔ بھارتی حکومت سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس بھگوڑے کو پاکستانی حکام کے حوالے کر دے۔

اس کے ساتھ ہی مسٹر ٹیلر کے خلاف رقوم کی خوردبرد کے الزامات کی تحقیقات ہو رہی ہے اور پولیس کے شعبہ ٹیلی کمیونیکیشنز (جس کے انچارج مسٹر ٹیلر تھے) کے حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے مزید عملہ متعین کر دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم کیپٹن مرزا عبد الحمید خانصاحب کی دماغ کی رگ پھٹ گئی ہے اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے حالت تشویشناک بتائی ہے۔ اس سے قبل ان کے چھوٹے بھائی پائلٹ مرزا افتخار احمد مرحوم کا اندوہناک صدمہ ان کے خاندان کو پہنچا ہے اس لئے احباب جماعت و صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عبد الحمید خانصاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (صاحبزادہ محمد طیب لطیف دار الصدر غربی ربوہ)

ستلج اور سندھ میں پانی کی سطح تیزی سے بلند ہو رہی ہے

ضلع ڈیرہ غازی خان میں مزید چالیس مربع میل رقبہ زیر آب آ گیا

لاہور ۶ اگست۔ دریائے ستلج اور سندھ شدید طغیانی کی حالت میں ہیں۔ ان دریاؤں میں پانی کی سطح بڑی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ صوبہ کے باقی دریاؤں میں درمیانے درجہ کی طغیانی ہے۔ دریں اثناء ڈیرہ غازیخان میں صورت حال بدستور نازک ہے۔ اور وہاں آج مزید چالیس مربع میل رقبہ زیر آب آ گیا ہے۔

متعلقہ حکام کی اطلاع کے مطابق مرالہ کے حفاظتی بند کو درپیش خطرہ دور ہو گیا ہے اور اب وہاں صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے تاہم حفاظتی بند کو اونچا اور مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اس جگہ چار ہزار سے زائد مزدور جن میں فوجی بھی شامل ہیں دن رات کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مٹی کی کھدائی کے لئے بھاری مشینری بھی موقع پر بھیج دی گئی ہے۔

مرالہ کے مقام پر دریائے چناب میں اونچے درجہ کی طغیانی میں ہے اور پانی مسلسل گرتا جا رہا ہے۔ خانکی کے مقام پر بھی پانی گر رہا ہے۔ بچوات کے علاقہ میں کل اس دریا کا پانی کناروں سے باہر نکلنے کی اطلاع ملی تھی۔ لیکن آج پانی اتر جانے پر حالات درست ہو گئے ہیں۔ راوی میں شاہدرہ، بلوکی اور سدھنائی کے مقام پر اونچے درجہ کی طغیانی ہے۔ شاہدرہ کے مقام پر سطح ۲۱۷ فٹ ہے اور ڈسچارج ۵۸ ہزار کیوسک ہے۔ پانی کی سطح گرتی جا رہی ہے۔ بلوکی اور سدھنائی کے مقام پر طغیانی بڑھتی جا رہی ہے۔ بلوکی پر ڈسچارج ۴۶ ہزار کیوسک اور سدھنائی پر ۳۲ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے۔ سید والہ کے حفاظتی بند پر کٹاؤ کا عمل رک گیا ہے اور اب اس بند کے ٹوٹنے کا خطرہ دور ہو گیا ہے۔

منگلا اور رسول کے مقام پر آج دوپہر دریائے جہلم میں شدید طغیانی تھی لیکن شام کے وقت پانی گرنا شروع ہو گیا تھا۔ اس دریا کے پانی سے کسی جگہ نقصان پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

کوہستان ملک پر شدید بارشوں کے باعث سندھ کی سطح میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سکردو کے مقام پر آج صبح ۲۲ فٹ پانی بہہ رہا تھا۔ اٹک، کالاباغ، کوٹری اور سکھر اسارے مقامات پر سندھ میں شدید طغیانی ہے۔ اور ہر جگہ سطح بلند ہو رہی ہے۔ سطح میں بلندی کی وجہ سے شیرو بند بالکل بہتا جا رہا ہے۔ جام پور اور راجن پور کی تحصیلوں میں صورت حال بدستور خراب ہے ــــ مٹھن کوٹ کے علاقہ میں آج مزید چالیس مربع میل رقبہ زیر آب آ گیا ہے متاثرہ علاقوں میں انخلا کا کام بدستور جاری ہے فوجی حکام نے انخلا کے کام کے لئے مزید کشتیاں موقع پر بھیج دی ہیں۔ جام پور اور راجن پور کی تحصیلوں کے اکثر دیہات میں کچے مکانات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ان تحصیلوں میں کھڑی فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ اور بے شمار مویشی چارہ نہ ملنے اور ڈوبنے کی وجہ سے مر گئے ہیں۔ انخلا کا کام بدستور جاری ہے سیلاب زدہ افراد میں وباؤں سے بچانے کی دوائیں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ شیرو بند کے ساتھ ساتھ جو دوسرا بند بنایا جا رہا تھا اس کی تعمیر بدستور جاری ہے اور دو ہزار کے قریب مزدور اس بند پر دن رات کام کر رہے ہیں۔ سکھر کے مقام پر اس دریا میں چھ لاکھ ۳۳ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے۔ کوٹری پر اخراج سوا پانچ لاکھ کیوسک ہے۔ دونوں مقامات پر سطح بلند ہو رہی ہے۔ سکھر سے حیدر آباد تک حفاظتی بندوں کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے اور کمزور مقامات کی مرمت کی جا رہی ہے +

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ خوشخط لکھا کریں! (مینجر الفضل)